افکارِ احرار

قائدِ احرار جانشینِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری مدظلہ نے فرمایا:

اگر انسان چاہتا ہے کہ اس کے قلب، اس کی روح، اس کے ضمیر اور اس کے وجدان پر نزولِ حق ہو اور وہ مہبطِ حق بنے تو اس پر واجب ہے کہ حیوانی خواہشوں اور لذتوں کے غبار کی دبیز تہوں میں دبے ہوئے نفس کی سسکیوں کو سنے اور اسے ان بلاؤں کے چنگل سے چھڑائے، نفس کو اس دلدل سے نکالے، دماغ کو شیطانی وسوسوں سے پاک کرے،

غلط عقائد

من گھڑت افسانوں

جھوٹی سماجی اقدار

کذابوں کی روایات

لبرل ازم کی خرافات

جدیدیت کے جھاڑ جھنکاڑ سے

دنیاءِ دل کو پاک کرے، یہ کوڑا کرکٹ باہر پھینک دے

اور اس کائنات کے آخری تخت نشین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے جواہر آب دار کی روشن روشن طاقتور کرنوں سے

اپنی روح

اپنے وجدان

اور اپنے ضمیر کے ظلمت کدہ کی تاریکیوں کو مار بھگائے ـــ جو انسان اپنی داخلی مزاحمت کے کرب و الم کی ان کیفیتوں میں کامیاب ہو جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ جسے کبھی کسی نے نہیں دیکھا وہ اپنے آپ انسان کے قلبِ منزکیٰ روحِ مصفیٰ اور ضمیر و وجدانِ مجلّٰی کی راہداریوں سے گزرتا ہوا نفسِ منکسر کا مہمانِ گرامی نہ بن جائے

وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (القرآن) اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ (الحدیث القدسی)

خطاب ۲۵ فروری ۱۹۶۷ء
ملتان

نقیب ختم نبوۃ

جون ۱۹۸۸ء

سلسلہ اشاعت نمبر ۵

رفقاء فکر

سید عطاء المحسن بخاری
سید عطاء المؤمن بخاری
سید عطاء المھیمن بخاری
سید محمد کفیل بخاری
سید عبد الکبیر بخاری
سید محمد معاویہ بخاری
سید محمد ذوالکفل بخاری
سید محمد ارشد بخاری
سید خالد مسعود گیلانی
عبداللطیف خالد ○ اختر جنجوا
عمر فاروق معاویہ ○ محمود شاھد
قمر الحق قمر ○ بدر منیر احرار

رابطہ : مدرسہ معمورہ
دار بنی ھاشم، مہربان کالونی ملتان

قیمت : -/۳ روپے ◎ سالانہ -/۳۵ روپے

دل کی بات

آنکھ والو! عبرت حاصل کرو!

اقتدار کی طلب

اقتدار کے لئے رسہ کشی

اقتدار کے لئے شخصی چپقلش کا تسلسل

اقتدار کے لئے شخصیت کشی

اقتدار کے لئے بغض، کینہ توزی، حسد، عداوت، انتقام

اور اسی اقتدار کے لئے انسانی قتل

ہائے ہائے یہ اقتدار بھی کتنی بری شے ہے جس کے حصول کی خاطر خود کو انسان کہلانے والے ظلمتوں، دنائتوں اور باطنی غلاظتوں کے بلیک ہول سے گزرتے ہیں۔ تاریکیوں کے یہ خون آشام سپائیڈر اخلاقِ عالیہ کی تمام دیواریں پھلانگ جاتے ہیں اور عام انسانی اقدار کی حدود کو اس بری طرح پامال کرتے ہیں جیسے جنگل کا بھیڑیا ہرن کے بچے کو...!

جب کہ اقتدار کے بھکاری و پجاری اس حقیقت کو جانتے و مانتے بھی ہیں کہ یہ اقتدار طوائف کے غمزہ و عشوہ سے بھی زیادہ ناپائیدار ہے ___ مگر رشتۂ اقتدار کے لئے رال ٹپکانے والا یہ جمہوری جانور اور نشۂ اقتدار کا یہ بدمست جنگلی بھینسا ذلتوں اور رسوائیوں کے اس خاردار ہار کو بڑے چاؤ رچاؤ سے گلے میں ڈال کر فخر و سرور اور تکبر و غرور کا سر اونچا کئے رکھتا ہے اور خود کو اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ کا ابوالحکم سمجھے رہتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ ایسے ابوالحکم کی انتہا ابوجہل ہے۔

جو رگِ صحرائے زیست کو گلشنِ رعنا بنانے کے لئے اپنی عمر گنوا دیتے ہیں اور سب، مال و منال اور توانائیاں لٹا دیتے ہیں مگر لیلائے

اقتدار کے ساتھ شب باشی ان کے نصیب نہیں ہوتی اور شہرِ سیاست کی کڑی دھوپ میں انہیں زلفِ اقتدار کی گھنی چھاؤں تک میسر نہیں آتی تو حسرت و یاس کی یہ جامد تصویریں اور ان کی اذیت ناک پستی عبرت کا مرقع بن کے رہ جاتی ہے، پھر یہ وحشی سیاست انتقام کی تاریکیوں کے سانچے میں ڈھل کر سیاسی قحبہ گری کو پیشہ بنا لیتا ہے۔ اور اقتدار کی دیوی چھیننے والوں کو کوستا ہے تمام پدرینی حیلوں سے خواص اور مقتدرین کو بلیک میل کرتا ہے اور یوں آئندہ الیکشن تک اپنے زخم چاٹتا رہتا ہے۔

ضرورتوں، حاجتوں اور خواہشوں میں گھرے پسے ہوئے لوگ اس گرگِ باراں دیدہ کو نامور سمجھتے ہیں ان کی جا و بے جا تعریف کرتے ہیں ان کی نظر نوازی کی تمنا کا روگ سینے میں سلگائے عذابِ انتظار میں مبتلا رہتے ہیں اور موقع ملنے پر پیاسے کتے کی طرح آرزوؤں کی زبان لٹکائے ان کی دہلیز کو چاٹنے سے بھی نہیں چوکتے۔

پاکستان میں چالیس برس سے یہی سیاسی ناٹک رچایا جا رہا ہے اور اس ناٹک کے بدکردار ایکٹرز وہی سرمایہ دار، جاگیردار اور بیوروکریٹس ہیں جو کبھی پنجاب سے سر اٹھاتے ہیں کبھی سندھ سے برآمد ہوتے ہیں اور کبھی بلوچستان اور صوبہ سرحد سے آنکھیں نکالتے ہیں یہ آنکھ مچولی اُمت کی فلاح اور پاکستان کی بقا کے لئے نہیں ہوتی اگرچہ نعرہ اسلام اور پاکستان کا ہوتا ہے مگر اس غوغا آرائی اور شور و شغب سے مقصود صرف اقتدار کی گاڈس سے متمتع کرنا ہے اور اقتدار کی یہ "ڈھڈو" جب تک چاہتی ہے متعہ کی کافرانہ لذتوں سے ان بوالہوسوں کو آشنا کرتی رہتی ہے اور جب بھی ان بتانِ بے رنگ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا بت گل رنگ دکھائی دیتا ہے۔ یہ چڑیل ٹھڈے مار مار کر گھسیٹ گھسیٹ کر ان متمتعین کو خاسرین کے گڑھے میں پھینک دیتی ہے۔ پھر یہ خاسرین بدرنگ کاروں ویران کوٹھیوں میں سازشوں اور بدمعاشیوں میں مصروف ہو کر اپنی حرماں نصیبیوں کا مداوا ڈھونڈنے لگ جاتے ہیں اور مسافرانِ راہِ حق کا کوئی دل جلا ان مغرور و متکبر کفر شیوہ وڈیروں کے سامنے حق کی صدائے رستاخیز بلند کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔

چمن والوں سے مجھ صحرا نشیں کی بود و باش اچھی
بہار آ کر چلی جاتی ہے ویرانی نہیں جاتی

ان خوفناک سنگین اور کربناک حالات میں احرار کی کیا ذمہ داری ہے کیا ہم بھی بعض مذہبی